Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۴۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۲۲ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ ۹ اخاء ۱۳۵۳ ہش ۹ اکتوبر ۱۹۷۴ء	نمبر ۲۳۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ہمارے دو مقاصد اور ان کی وضاحت

سیّدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ فرمودہ ۱۸ مئی ۱۹۲۳ء میں جماعتِ احمدیہ کے دو مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:-

"ہمارا مقصد کیا ہے؟ اس کے متعلق قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے دو مقصد ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلا مقصد یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب اور وصل ہمیں مل جائے۔ اگر ہم اس مقصد میں کامیاب ہو جائیں تو یہ بڑی کامیابی اور حقیقی عید ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اللہ چاہتا ہے کہ انسان چاروں طرف سے منقطع ہو کر میرے ہو جائیں، باقی باتوں پر لات مار دیں، خدا کے لئے مال و جان کو قربان کریں، رشتہ داروں کو چھوڑ دیں، خیالات و وطن اولاد امیدوں اور اُمنگوں کو قربان کریں تو حقیقی عید دیکھیں گے۔ اور یہی راز ہے جو اس آیت میں بیان کیا گیا ہے فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ خدا کے بندوں میں داخل ہو جاؤ اور خدا کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ دوسرا مقصد بنی نوع پر شفقت ہے۔ اس کے کئی حصے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہم ان تک وہ باتیں پہنچائیں جن کے بغیر ان کی حالت موت سے بدتر ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو خدا تک پہنچائیں اور صحیح راستہ پر لے آئیں اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ اگر ہم بھوکے کو روٹی دیتے ہیں تو اس کے ایک وقت کی تکلیف دور ہو جاتی ہے لیکن اگر ہدایت دیں تو وہ دونوں جہان میں کام آئے گی۔ اگر ننگے کو کپڑا دیں گے تو کچھ دیر کے لئے اس کا کچھ ستر ڈھک جائے گا لیکن اگر تقویٰ کا لباس دیں اور خدا کے دین میں داخل کریں تو وہ ہمیشہ کے لئے ننگا ہونے سے محفوظ ہو جائے گا۔ پس خدا کے بندوں پر بڑی شفقت یہ ہے کہ ہم ان کو خدا تک پہنچائیں۔ یہ شفقت کا بڑا مقام ہے۔ اگر ہم خدا کی مخلوق کا تعلق خدا سے کر دیں تو حقیقی عید ہے۔ اس کے بعد کوئی اور دن نہیں ہمیں چاہیئے کہ اس سچی عید کے لئے اور ان مقاصد کے لئے کام کریں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی فکر کریں اور دنیا کو ہدایت دینے کے لئے جدوجہد کریں جب تک ساری دنیا ہدایت نہ پا لے سانس نہ لیں۔"

(خطباتِ محمود جلد اوّل ص۸۰)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکی زندگی میں جو مصائب برداشت کئے اُن کے تصوّر سے دل کانپ اُٹھتا ہے

اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی حوصلگی، فراخ دلی، استقلال اور عزم و استقامت کا پتہ ملتا ہے

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ سالہ زندگی جو مکہ میں گزری اس میں جس قدر مصائب اور مشکلات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آئیں ہم تو ان کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ دل کانپ اُٹھتا ہے جب اُن کا تصوّر کرتے ہیں۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی حوصلگی، فراخ دلی، استقلال اور عزم و استقامت کا پتہ ملتا ہے۔ کیسا کوہ وقار انسان ہے کہ مشکلات کے پہاڑ ٹوٹے پڑتے ہیں مگر اس کو ذرا بھی جنبش نہیں دے سکتے۔ وہ اپنے منصب کے ادا کرنے میں ایک لمحہ سُست اور غمگین نہیں ہوا۔ وہ مشکلات اس کے ارادے کو تبدیل نہیں کر سکیں۔ بعض لوگ غلط فہمی سے کہہ اُٹھتے ہیں کہ آپ تو خدا کے حبیب مصطفےٰ اور مجتبےٰ تھے پھر یہ مصیبتیں اور مشکلات کیوں آئیں؟ مَیں کہتا ہوں کہ پانی کے لئے جب تک زمین کو نہ کھودا جاوے، اس کا جگر نہ پھاڑا جاوے وہ کب نکل سکتا ہے۔ کتنے ہی گز گہرا زمین کو کھودتے چلے جائیں تب کہیں جا کر خوشگوار پانی نکلتا ہے جو مایۂ حیات ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ لذّت جو خدا تعالیٰ کی راہ میں استقلال اور ثباتِ قدم دکھانے سے ملتی ہے نہیں ملتی جب تک ان مشکلات اور مصائب میں سے ہو کر انسان نہ گزرے۔ وہ لوگ جو اس کوچہ سے بے خبر ہیں وہ اِن مصائب کی لذّت سے کب آشنا ہو سکتے ہیں اور کب اسے محسوس کر سکتے ہیں۔ انہیں کیا معلوم ہے کہ جب آپؐ کو کوئی تکلیف پہنچتی تھی اندر سے ایک سرور اور لذّت کا چشمہ پھوٹ نکلتا تھا۔ خدا تعالیٰ پر توکّل اس کی محبت اور نصرت پر ایمان پیدا ہوتا تھا۔"

(ملفوظات جلد دوم ص۳۰۷)

پبلشر: مسعود احمد دہلوی ... پرنٹر: سید عبدالحی ... مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبۂ عید الفطر

یہ عید اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے منائی جاتی ہے

کہ

اُس نے ہمیں ماہِ رمضان میں خصوصی عبادات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائی

مستحقین کو کھانا کھلانا بھی رمضان کی عبادت اور عید کا ایک بڑا ضروری حصہ ہے جسے کبھی نہیں بھولنا چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳ جنوری ۱۹۶۷ء

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیۂ کریمہ تلاوت فرمائی فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَّتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ (البلد) پھر فرمایا

آج عید ہے

آپ سب کو اللہ تعالیٰ عید کی حقیقی خوشی نصیب کرے۔

عید جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں اسے کہتے ہیں جو بار بار آئے اور جسے بار بار لانے کی دل میں خواہش پیدا ہو اور یہ عید اس لئے منائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہم اس بات پر شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں ماہ رمضان کی خصوصی عبادات بجا لانے کی توفیق عطا کی۔ قیام لیل کی بھی اور دن کے روزوں کی بھی اور مستحقین کو کھانا کھلانے کی بھی کہ یہ بھی رمضان کی عبادت کا ایک بڑا ضروری حصہ ہے۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے

شہرِ رمضان

کو رحمت کا مہینہ، مغفرت کا مہینہ اور عتق من النار کا مہینہ قرار دیا ہے۔ یعنی یہ وہ مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ اگر اس کا بندہ ان سامانوں سے فائدہ اٹھاتے اور ان ذرائع اور وسیلوں کو استعمال کرے جو اس کے رب نے اس کے لئے مہیا کئے ہیں تو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کو وہ کچھ اس طرح جذب کرتا ہے کہ اس کی رحمت کا وارث بن جاتا ہے اس کے حصہ میں اپنے رب کی مغفرت آتی ہے اور اس کی گردن شیطان کی غلامی سے آزاد کر دی جاتی ہے اور اسے نار جہنم سے بچا لیا جاتا ہے۔

آخری سپارے کی جو آیات میں نے اس وقت پڑھی ہیں ان میں بھی یہی مضمون ہے کہ ہم نے انسان کے لئے ایسے سامان پیدا کئے ہیں کہ اگر وہ ان کو پہچانتا اور ہمارے بتائے ہوئے طریق پر عمل کرتا تو اس کے لئے ممکن تھا کہ وہ روحانی بلندیوں کو حاصل کرتا چلا جاتا لیکن ان تمام سامانوں کے باوجود اور اس ہدایت کے باوجود جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ذریعہ بنی نوع انسان پر نازل کی اس نے اس طرف توجہ نہیں کی فلا اقتحم العقبۃ اور ان روحانی بلندیوں تک اس نے پہنچنے کی کوشش نہیں کی جن روحانی بلندیوں تک پہنچنے کے لئے اس کے لئے سامان مہیا کئے گئے تھے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ہم نے یہ کہا کہ اس نے روحانی بلندیوں تک پہنچنے کی کوشش نہیں کی تو اس سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ نہ اس نے اپنی گردن شیطانی غلامی سے آزاد کی اور نہ اس نے یہ کوشش کی کہ اس کے بھائیوں کی گردنیں بھوک کی غلامی اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جائیں۔

اس کے ایک معنی

یہ بھی کئے جاتے ہیں کہ غلاموں کو آزاد کرنا، اپنی جگہ پہ یہ معنی درست ہیں لیکن فک رقبۃ اور عتق من النار کے الفاظ وضاحت کے ساتھ ایک ہی مضمون کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ تو اگرچہ اس میں بھی بڑا ثواب ہے کہ ان لوگوں کو انسان آزادی کی فضا مہیا کرے یا آزادی کی فضا مہیا ہونے میں ان کی امداد کرے جو انسان ظلم اور اپنی غفلت کے نتیجہ میں غلام بن چکے ہیں لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ایک اس سے بھی زیادہ مظلوم اور قابل رحم غلام ہے جس کو آزاد کرنا اور کروانا اس کے لئے زیادہ ثواب کا موجب ہے اور زیادہ رحمت کا موجب ہے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیادہ مغفرت کا موجب ہے اور وہ اپنا نفس ہے جب وہ شیطان کا غلام بن جاتا ہے اور خدا کی دی ہوئی آزادی سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ یعنی

وہ آزادی جو خدا کے قرب میں حاصل کی جاتی ہے۔

وہ آزادی جو خدا کی رحمت کے سایہ میں حاصل کی جاتی ہے۔

وہ آزادی جو خدا کی مغفرت کے احاطہ کے اندر حاصل کی جاتی ہے

تو یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

فَكُّ رَقَبَةٍ کے سامان

تو تھے مگر انسان نے اس طرف توجہ نہیں دی اور وہ اس کی طرف متوجہ نہیں ہوا اور اس نے ان سامانوں سے فائدہ نہیں اٹھایا اور غلام کا غلام ہی رہا حالانکہ ہم نے ماہ رمضان کی عبادتوں کو خاص طور پر اس کے لئے اس لئے مقرر کیا تھا کہ اگر وہ کوشش کرے اور سعی کرے اور مجاہدہ کرے اور ہماری راہ میں قربانیاں دے اس طرح پر کہ ہمارے لئے بھوکا رہے ہماری خا[طر] ہمارے بھوکے بندوں کو کھانا کھلائے تو وہ اپنی گردن کو شیطان کی غلامی سے آزا[د کر] سکتا تھا، وہ ان زنجیروں سے آزاد ہو سکتا تھا جن کا ذکر قرآن کریم میں [آیا] ہے ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا کہ بڑی لمبی زنجیریں جہنم کے قید خانہ میں ڈالی جائیں گی۔ لیکن اس نے ان سامانوں کے ہوتے ہوئے بھی، ان کی موجودگی میں بھی اپنی گردن کو شیطان کی غلامی سے آزاد نہیں کیا

اسی طرح ایک اور ذمہ داری اس کے اوپر تھی اور وہ یہ تھی کہ اپنے بھائیوں کو

بھوک کی اور شیطان کی غلامی سے آزاد کرے

قرآن کریم نے یہاں الفاظ بھوک کے رکھے ہیں۔ لیکن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑی وضاحت سے بتایا ہے کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا کہ بھوک جو ہے وہ کبھی کفر اور ضلالت پر منتج ہوتی ہے بھوک کے نتیجہ میں انسان بسا اوقات شیطان کے دام فریب میں آجاتا ہے اور اپنے رب کو چھوڑ دیتا اور بھول جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو رزاق سمجھنے کی بجائے وہ شیطان کے پاس اس شرط پہ اپنی روح کو بیچ دیتا ہے (جیسا کہ ہماری بعض کہانیوں میں شیطان کے پاس روح کو بیچنے کا ذکر بھی ہے کہ وہ شیطان کے پاس اپنی روح کو اس شرط پہ بیچتا ہے) کہ وہ اس کو دنیوی اموال اور اسباب اور متاع مہیا کرے گا۔ اور اس کی روح شیطان اس لئے خرید لیتا ہے کہ خدا کو یہ کہہ سکے کہ میں نے کہا تھا اے رب! کہ میں تیرے بندوں کو بہکاؤں گا۔ دیکھ! یہ تیرا بندہ تھا مگر تیرا بندہ نہیں بنا۔ اور دیکھ! میں اس کی روح کو جہنم میں پھینک رہا ہوں اس کو میں نے اس قدر گمراہ، طاغی اور متکبر اور سرکش بنا دیا ہے کہ تیرے غضب کا مورد ہو گیا ہے۔ تیرے قہر کی تجلّی نے جلا کر اسے کوئلہ کر دیا ہے۔

تو بھوک بسا اوقات کمزور دلوں میں کفر پیدا کرتی ہے اس لئے اگرچہ اللہ تعالیٰ نے یہاں بھوک کا ذکر کیا ہے لیکن چونکہ وہ بھی ایک بڑی وجہ تھی کفر کی اس لئے اس کو یہاں بیان کر دیا اور

اصل مقصد فَكُّ رَقَبَةٍ کا ہی ہے

پہلے فقرہ میں اپنی گردن کو شیطان کی غلامی سے آزاد کرانا اور دوسرے فقرہ میں اپنے بھائیوں کی گردنوں کو شیطان کی غلامی سے آزاد کرانا مطلوب ہے۔ وہ غلامی جو بسا اوقات بھوک کے نتیجہ میں اور فقر اور محتاجی سے مجبور ہو کر انسان کو اختیار کرنی پڑتی ہے اسی لئے احادیث میں کثرت سے یہ روایت آتی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم عام طور پر بڑے ہی سخی تھے، اتنے سخی کہ اگر آپ کی سخاوت کے واقعات جو ظاہر ہیں وقوع پذیر ہوئے اللہ تعالیٰ کا ہر بزرگ بندہ اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کون زیادہ بزرگ ہوگا۔ بعض نیکیاں ظاہر میں کرتا ہے اور بعض اس رنگ میں کرتا ہے کہ کسی کو ان کا علم تک نہیں ہوتا۔ تو جن کا ہمیں علم ہے اگر ان کو بھی اکٹھا کیا جائے تو تاریخ ایسے سخی کی مثال دنیا کے سامنے پیش نہیں کر سکتی۔

اس کے باوجود

احادیث میں آتا ہے

کہ رمضان کے مہینہ میں آپ کی سخاوت بہت بڑھ جاتی تھی اور اس کی مثال ایسی ہی بن جاتی تھی جیسے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت کی ٹھنڈی ہوا بڑی تیز چل رہی ہو۔

تو تیز ہوا کی طرح آپ کی سخاوت ان دنوں میں جوش میں آکر دنیا کے سامنے ظاہر ہو رہی ہوتی تھی۔

پس رمضان کا تعلق کھانا کھلانے سے بڑا گہرا ہے چنانچہ بعض بزرگوں کا قول بھی ہمارے لٹریچر میں پایا جاتا ہے کہ جب رمضان آیا تو انہوں نے کہا کہ قرآن کریم کے پڑھنے اور مستحقین کو کھانا کھلانے کا زمانہ آگیا۔ بس اب قرآن پڑھا کریں گے۔ اور بھوکوں کی بھوک دور کرنے کی کوشش کیا کریں گے تو خصوصی تعلق ہے رمضان کا بھوک دور کرنے کے ساتھ۔

پس رمضان کو رحمت اور مغفرت اور غلامی سے نجات حاصل کرنے کا مہینہ قرار دیا گیا ہے۔ غلامی سے نجات سب سے پہلے اپنے نفس کی نجات اور آزادی ہے اور اس کے بعد اپنے بھائیوں کی آزادی ہے شیطان کی غلامی سے اور شیطان کا غلام ہمارا بھائی اس طرح بھی بن جاتا ہے کہ اس کا پیٹ نہیں بھر رہا ہوتا اور بھوکا رہنے کی وجہ سے اور اپنے بچوں کو بھوکا دیکھتے ہوئے بہک جاتا ہے اور اپنے خدا کو بھول جاتا ہے اور یہ نہیں سوچتا کہ ایسے ابتلاء تو بطور امتحان کے ہوتے ہیں۔ ان میں کامیاب ہونے کی اور پاس ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ نہ یہ کہ آدمی فیل ہو اور ناکام ہو اور خدا کے غضب اور غصہ کو سہیڑ لے۔ ... ...

بھوک ایک تو کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا ایک غلامی بنتی ہے نا! بھوک کے نتیجہ میں ہمیں ایک اور قسم کی غلامی بھی نظر آرہی ہے اور اس حدیث کے یہ بھی ایک معنے ہیں کہ جب کوئی قوم بھوک سے مرنے لگتی ہے تو وہ غیر قوموں کی غلامی اختیار کرتی ہے چنانچہ وہ اقوام جو ان قوموں کو غلہ مہیا کرتی ہیں اور غذا مہیا کرتی ہیں، جہاں کمی ہو وہ اپنے مالکانہ اثر و رسوخ اور سیاسی دباؤ کو استعمال بھی کرتی ہیں اور غلہ لینے والی قومیں اپنے آپ کو پوری آزاد محسوس نہیں کرتیں اللہ تعالیٰ ہماری قوم کو اس سے محفوظ رکھے۔

پس ایک تو دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ رحمت کی بارش برسائے اور ہمارے ملک میں غذا کی قلت نہ ہو۔ دوسرے ہمیں اللہ تعالیٰ نے جو قرآن کریم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں یہ تعلیم دی ہے کہ یتیم اور مسکین کو کھانا کھلاؤ، اس کو نہیں بھولنا چاہیئے مِسْکِیْنًا ذَا مَتْرَبَۃٍ کے ایک معنے یہ ہیں کہ جس نے اپنی طرف سے مال کمانے کی پوری کوشش کی ہے اگر اس کو اور کچھ نہیں ملا تو اس نے مزدوری کی ہے اور وہ گرد آلود ہے اور ذا متربۃ ہے پس

ذا متربۃ کے ایک معنے

یہ ہیں کہ ایسا مسکین جس کو مانگنے کی عادت نہیں، بہت سارے لوگ آپ کو خوش پوش نظر آئیں گے اور اندر سے وہ بہت غریب ہوں گے۔ مانگ مانگ کے گزارہ کر لیتے ہیں۔ مانگ کے کپڑے پہن لئے۔ مانگ کے کھا لیا اور کام کوئی نہ کیا۔ تو یہ ذہنیت بڑی گندی ہے اس سے بچنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے افراد کو اس سے محفوظ رکھے۔

تو جس کو ضرورت ہے وہ اپنی طرف سے پوری کوشش کرے۔ اگر اور کوئی کام نہیں ملتا تو مزدوری کرے۔ آخر بڑے بڑے کبار صحابہؓ جب ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو بعض انصار نے کہا کہ ہمارے پاس مال ہے آؤ مل کر بانٹ لیں۔ انہوں نے کہا ہمیں تمہارا مال نہیں چاہیئے۔ درانتی ہے کلہاڑی ہے اور رسہ ہے جنگل سے لکڑیاں کاٹ لاؤں گا اور انہیں بیچ کر گزارہ کر لوں گا۔

تو ایسا بزرگ صحابی مدینہ میں آکر ذا متربہ ہوگا کیونکہ اس کے کپڑے گرد آلود ہوں گے تو مطلب یہ ہے کہ ایک طرف تو ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ کہا کہ مانگنے سے دوسرے کا سہارا لینے سے بچنے کی انتہائی کوشش کرو، ذا متربۃ بن جاؤ اور کچھ نہ ملے تو مزدوری کرو لیکن دوسری طرف دوسروں کو کہا کہ تمہارا یہ بھائی اتنا باغیرت ہے کہ اس کو ایک لمحہ کے لئے بھی یہ پسند نہیں کہ تمہارے آگے ہاتھ پھیلائے، اس نے جب اور کچھ نہیں ہوا تو مزدوری کرنی شروع کر دی۔ دیکھ لو اس کے کپڑوں کو، دیکھ لو اس کے چہرہ کو!! یہ ذا متربۃ ہے یا نہیں؟ تو اس کا ذا متربۃ ہونا اس کی غیرت کی دلیل ہے۔ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ شخص مانگنے کو عار سمجھتا ہے لیکن اس کے باوجود ملک کے حالات کے لحاظ سے اس کے اپنے خاندان کے حالات کے لحاظ سے کہ بچے زیادہ ہیں اور یہ اتنا کما نہیں سکا اس کے گھر میں پھر بھی بھوک نظر آتی ہے۔ اب تمہارا فرض ہے کہ اپنے اس بھائی کی مدد کرو۔

لیکن آپ اپنے ان بھائیوں کی مدد نہیں کر سکتے جب تک آپ اپنی زندگی کو سادہ نہ بنائیں خصوصاً کھانے کے معاملہ میں۔

تو اب وقت ہے کہ ہم ایک تو تحریک جدید کے اس مطالبہ پر نئے سرے سے عمل پیرا ہو جائیں جس کو ہم ایک حد تک بھول چکے ہوئے ہیں کہ

اپنے کھانے میں سادگی کو اختیار کریں

اور نہ صرف اپنے لئے روپیہ بلکہ اپنے بھائی کے لئے کھانا بھی بچائیں، جب آپ کھانا ضائع کرتے ہیں تو دو چیزوں کا ضیاع ہوتا ہے۔ آپ کے روپے کا اور آپ کے بھائی کی غذا کا۔ اگر آپ مثلاً آدھ سیر آٹے کی بجائے چھ چھٹانک کھائیں تو آپ کے دو چھٹانک کے پیسے بچ گئے آپ کے بھائی کے لئے دو چھٹانک گندم بچ گئی۔

تو کھانا کم کھائیں

کھانا سادہ کھائیں

تاکہ وہ لوگ جن کو آپ سے زیادہ ضرورت ہے ان کے پیٹ بھر جائیں اور یہ عید جو ہے اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ رمضان میں تو اطعام مسکین کی بجائے بعض دوسری عبادتوں کی طرف ہمیں زیادہ متوجہ کیا گیا تھا یعنی قیام لیل کی طرف، اور خدا کے لئے کھانے کو چھوڑ دینے کی طرف۔ وہ جو کھلانے والا حصہ تھا وہ اتنا نمایاں نہیں تھا اگرچہ پہلے روز سے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے صحابہؓ اور امت کے بزرگوں کا یہ طریق رہتا تھا کہ وہ بڑی کثرت کے ساتھ اس بات کا اہتمام کیا کرتے تھے کہ جو مستحق ہیں انہیں کھانا کھلائیں۔ لیکن جو چیزیں نمایاں ہوتی ہیں رمضان کے مہینہ میں وہ قیام لیل اور خدا کے لئے کھانا چھوڑنا ہے اور جو چیزیں نمایاں ہوتی ہیں عید کے دن وہ کھانا کھانا اور کھلانا ہے۔ تو یہ بھی دراصل رمضان کی عبادت کا ہی حصہ ہے اور اسی طرف ہمیں متوجہ کرتا ہے۔

آج عید ہے

میں نے اپنے خطبہ کے شروع میں یہ دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو بشمولیت خاکسار عید کی حقیقی خوشی نصیب کرے اور اب جو میں نے مضمون بیان کیا ہے اس کے بعد میں یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس بات کی توفیق دے کہ اس کی رحمتوں کے دروازے جو ہم پر بار بار کھولے جاتے ہیں ہم بار بار ان سے فائدہ اٹھائیں اور ہر روز ہمارے لئے روز عید ہو جائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ وہ جو یہ چاہتا ہے کہ اس کے قرب کے حصول کے لئے بھائیوں کی بھوک کا خیال رکھا جائے اور انہیں شیطان کی غلامی سے بچانے کی کوشش کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس ذمہ داری کی ادائیگی کی بھی توفیق عطا کرے اور اس طرح پر ہمارے لئے ہر دو معنی سے حقیقی خوشی اور حقیقی عید کے سامان پیدا ہو جائیں۔ اللّٰھم آمین ؎

(الفضل ۸ر جنوری ۱۹۶۷ء)

فدیہ رمضان اور نظارت خدمت درویشاں

جو اصحاب بوجہ بیماری یا مسافرت سالم ماہ یا اس کا کچھ حصہ روزہ نہ رکھ سکیں وہ ارشاد الٰہی کے تحت ان دنوں کی گنتی دوسرے دنوں میں پورا کر لیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں فراخیٔ رزق سے بھی نوازا ہوا ہے تو ان ایام میں بطور فدیۃ الصیام ایک مسکین کو کھانا بھی کھلاتے رہیں اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور سے مزید اجر کے مستحق ہوں گے۔

ایسے بھائی اور بہنیں جو فدیہ رمضان (جو ایک ماہ کے معروف کھانے کے برابر ہو) نظارت خدمت درویشاں کے ذریعہ مستحقین کو دینا چاہیں وہ یہ رقم ناظر خدمت درویشاں کے نام جلد بھجوا دیں تاکہ نظارت اپنے نظام کے تحت بروقت تقسیم کر سکے (ناظر خدمت درویشاں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید الفطر اور اُس کے مسائل

مرتبہ:- سلطان احمد پیر کوٹی

دنیا کی ہر قوم اور ہر ملک میں خوشی کے بعض تہوار منائے جاتے ہیں۔ اِنَّ لِکُلِّ قَوْمٍ عِیْدًا (بخاری) ان تہواروں پر لوگ اکٹھے ہوتے ہیں اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں اس طرح وہ اس کوفت اور تکان کو دور کرتے ہیں جو انہیں گذشتہ عرصہ میں محنت کے نتیجہ میں ہوتی۔ اس قسم کی خوشی منانا انسانی فطرت میں شامل ہے اور اسلام چونکہ دینِ فطرت ہے اس لئے اس میں بعض خوشی کے تہوار مقرر کئے گئے ہیں احادیث میں آتا ہے جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے تو وہاں خوشی کے دو تہوار منائے جاتے تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دریافت فرمانے پر بتایا گیا کہ ان تہواروں پر ہم لوگ اکٹھے ہوتے اور کھیل کود کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:-

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَبْدَلَکُمْ بِھِمَا خَیْرًا مِّنْھُمَا یَوْمُ الْاَضْحٰی وَیَوْمُ الْفِطْرِ

(ابوداؤد)

اللہ تعالیٰ نے یوم الاضحی اور یوم الفطر کی شکل میں تمہیں ان تہواروں کا نعم البدل عطا کیا ہے۔

ان اسلامی تہواروں کو عید کا نام دیا گیا ہے۔ عید کا لفظ عود سے ہے اور عود کے معنے ہیں لوٹنا یعنی عید ایسا تہوار ہے جس کے متعلق انسان کے اندر فطرتی طور پر یہ خواہش پائی جاتی ہے کہ وہ بار بار آئے۔ ان دو اسلامی تہواروں میں سے عید الفطر کی آمد آمد ہے۔

فطر کے معنے شروع کرنے کے ہیں اور افطر الصائم کے معنے ہیں روزہ دار نے روزہ افطار کیا۔ گویا عید الفطر کو عید الفطر اسلئے کہا جاتا ہے کہ اس دن سے انسان رمضان المبارک کے فرضی روزوں کی عبادت کو پورا کر کے اپنی معمول کی زندگی کی طرف لوٹتا ہے اور اپنی ان فطری خواہشات کو جنہیں وہ ایک عرصہ تک روکے ہوئے تھا اس دن میں یا اس کے بعد پورا کر سکتا ہے

یہ عید یکم شوال کو منائی جاتی ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے کہ جب شوال کا چاند دیکھ لو تو دوسرے دن عید مناؤ چنانچہ فرمایا اَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِہٖ تم شوال کے چاند کو دیکھ کر روزہ رکھنا ترک کرو

اس دن نہا دھو کر حسب استطاعت عمدہ کپڑے پہنے جائیں اور خوشبو اگر میسر ہو تو لگائی جائے۔ حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ کے خطبہ میں فرمایا:-

اِنَّ ھٰذَا یَوْمٌ جَعَلَہُ اللّٰہُ عِیْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَمَنْ کَانَ عِنْدَہٗ طِیْبٌ فَلَا یَضُرُّہٗ اَنْ یَّمَسَّ وَعَلَیْکُمْ بِالسِّوَاکِ

(ابن ماجہ)

جمعہ کا دن بھی ایک عید ہے اس دن نہاؤ اور جس کے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو لگائے اور مسواک ضرور کرو

حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ

اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّتَطَیَّبَ بِاَجْوَدِ مَا نَجِدُ فِی الْعِیْدِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید کے روز عمدہ خوشبو لگانے کا ارشاد فرمایا تھا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ ارشادات جہاں صحت عامہ کے لئے ضروری ہیں وہاں ان سے خوشی کا بھی اظہار ہوتا ہے جو عید کے لئے ضروری ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید الفطر سے قبل کچھ نہ کچھ تناول فرمایا کرتے تھے امام بخاریؒ نے حضرت انسؓ سے یہ روایت درج کی ہے کہ

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَغْدُوْ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَاْکُلَ تَمَرَاتٍ وَیَاْکُلُھُنَّ وِتْرًا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز نماز سے پہلے طاق تعداد میں چند کھجوریں تناول فرمایا کرتے تھے۔

حضرت بریدہؓ سے یہ روایت ہے کہ

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَطْعَمَ وَلَا یَطْعَمُ یَوْمَ الْاَضْحٰی۔ (ترمذی)

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کی نماز کے لئے نکلنے سے پہلے کچھ تناول فرمایا کرتے تھے۔ ہاں یوم الاضحی کو نماز پڑھنے سے قبل آپ کچھ تناول نہ فرماتے تھے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کا یہ طریق تھا کہ عید کو جاتے وقت بلند آواز سے تکبیرات کہتے۔ حضرت ابن عمرؓ کے متعلق یہ روایت آتی ہے کہ جب صبح کے وقت آپ عیدگاہ کی طرف جاتے تو بلند آواز سے تکبیر کہتے اور دوسری روایت یہ ہے کہ آپ رستہ میں بھی تکبیر کہتے جاتے عیدگاہ میں بھی تکبیر کہتے رہتے اور یہ عمل اس وقت تک جاری رکھتے جب امام خطبہ سے فارغ ہو کر بیٹھ جاتا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

زَیِّنُوْا اَعْیَادَکُمْ بِالتَّکْبِیْرِ۔

یعنی اے مومنو! اپنی عیدوں کو تکبیروں سے مزین کرو۔ تکبیر کے الفاظ یہ ہیں

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

نماز عید کے لئے پیدل جانا مسنون ہے چنانچہ ترمذی میں حضرت علیؓ سے یہ روایت درج کی گئی ہے

قَالَ مِنَ السُّنَّۃِ اَنْ تَخْرُجَ اِلَی الْعِیْدِ مَاشِیًا

یعنی یہ مسنون طریق ہے کہ انسان عیدگاہ کی طرف پیدل جائے۔

عید کی ادائیگی کے لئے جمع ہونیوالوں کی تعداد عام دنوں کی عبادت کے لئے جمع ہونے والوں سے زیادہ ہوتی ہے اس میں امت مسلمہ کے وہ افراد بھی شامل ہوتے ہیں جن کو عام حالات میں مسجد میں نماز کے لئے حاضر ہونا ضروری نہیں اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ آپ کھلے میدان میں نماز عید ادا فرمایا کرتے تھے۔ ہاں اگر مسجد وسیع ہو اور اس کے قریب کھلی جگہ بھی ہو تو وہاں نماز عید ادا کی جا سکتی ہے۔ موسم خراب ہو تب بھی نماز عید مسجد میں ادا کی جا سکتی ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ

اَنَّہٗ اَصَابَھُمْ مَطَرٌ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ فَصَلّٰی بِھِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْعِیْدِ فِی الْمَسْجِدِ (ابوداؤد)

ایک سال عید کے روز بارش ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید مسجد میں پڑھائی عورتوں کیلئے نماز جمعہ کے خلاف عید کے اجتماع میں حاضر ہونا ضروری ہے حتی کہ وہ عورتیں بھی اس میں شامل ہوں جنہیں شریعت نے نماز اور روزہ سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ مثلاً حائضہ عورتیں مسجد میں نہیں جا سکتیں لیکن عیدگاہ میں وہ بھی جمع ہوں۔

حضرت ام عطیہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

کَانَ یُخْرِجُ الْاَبْکَارَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَالْحُیَّضَ فَیَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰی وَیَشْھَدْنَ دَعْوَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ

(ترمذی)

کنواری جوان اور پردہ دار عورتوں نیز حائضہ عورتوں کو بھی عید کے اجتماع میں شمولیت کا ارشاد فرمایا کرتے۔ حائضہ عورتیں عیدگاہ میں نماز کی جگہ سے الگ کسی جگہ بیٹھ جاتیں اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہوتیں

ابوداؤد میں ہے کہ

اَلْحُیَّضُ یَکُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَیُکَبِّرْنَ مَعَ النَّاسِ

حائضہ عورتیں لوگوں کے پیچھے ایک جگہ پر جوان کے لئے مقرر ہوتی بیٹھتیں اور باقی لوگوں کے ساتھ شامل ہو کر تکبیرات کہتیں

اس حدیث سے یہ بات بھی مستنبط ہوتی ہے کہ حائضہ عورت قرآن کریم کے علاوہ باقی اذکار کر سکتی ہے

حبوب اٹھرا — اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۲۴ روپے — دوائی فضل الٰہی — اولاد نرینہ کیلئے کورس ۵۲ روپے — زوجام عشق — طاقت کی جنرل ٹانک کورس ۲۵ روپے — دواخانہ خدمت خلق ربوہ

کے باب باندھ کر اس طرف اشارہ کیا ہے عیدگاہ کی طرف ایک راستہ سے جانا اور دوسرے راستہ سے واپس آنا سنت ہے۔ بخاری میں ہے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا کان
یوم عید خالف الطریق

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید کے روز رستہ بدل لیا کرتے تھے۔

ترمذی میں ہے

اِذَا خَرَجَ یَوْمَ الْعِیْدِ
فِیْ طَرِیْقٍ رَجَعَ فِیْ
غَیْرِہٖ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس رستہ سے عیدگاہ کو تشریف لے جاتے اسی رستہ سے واپس نہ ہوتے بلکہ دوسرا رستہ اختیار فرماتے۔

ایسا کرنے میں بظاہر یہ حکمت ہے کہ دو مختلف رستوں سے آنے جانے میں ذکر الٰہی میں زیادہ وقت خرچ ہوگا دیکھنے والوں پر عظمتِ اسلام ظاہر ہوگی۔ ہجوم میں تخفیف ہوگی۔ صاحب حیثیت افراد زیادہ سے زیادہ محتاجوں کی امداد کر سکیں گے۔ نیز زیادہ سے زیادہ لوگ خوشی میں شامل ہوں گے

رمضان المبارک میں خدا تعالیٰ نے ایک مومن بندہ کو اپنے بھائیوں کی خبرگیری، محتاجوں کی احتیاج کو دور کرنے اور غریبوں کی بھوک کو مٹانے کا احساس دلایا گیا تھا اس کے اندر ہمدردی کا جذبہ اجاگر کیا گیا تھا۔ اب عید میں اس جذبہ و احساس کو عملی صورت میں ظاہر کرنے کا موقع بہم پہنچایا گیا ہے۔

۱۔ فطرانہ کی ادائیگی کو عید کی نماز سے قبل ضروری قرار دیا گیا ہے۔ تا اس رقم سے غرباء اور محتاجوں کی امداد کی جائے اور وہ بھی اپنے بھائیوں کے ساتھ اس قومی خوشی میں شریک ہو سکیں۔ فطرانہ ایک صاع (پونے تین سیر قریباً) کھجور۔ جَو گندم یا اس کی قیمت کے برابر نقدی ہوتا ہے اور یہ ہر شخص پہ چاہے وہ غلام ہو یا آزاد، عورت ہو یا مرد، بوڑھا ہو یا جوان، واجب ہے حتیٰ کہ نوزائیدہ بچے کی طرف سے بھی فطرانہ ادا کیا جانا ضروری ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

زکوٰۃ الفطرۃ طھرۃ
للصیام وطعمۃ للمساکین

(ابوداؤد)

فطرانہ روزہ داروں کو لغو اور فحش باتوں سے پاک کرنے والا اور مسکینوں کے لئے خوراک اور غذا ہے۔ فطرانہ غریبوں کا حق ہے اور کسی اور مقصد کے لئے خرچ نہیں کیا جا سکتا۔

۲۔ صدقۃ الفطر کے علاوہ بھی عید کے موقع پر صدقہ و خیرات کرنی چاہیئے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی تلقین فرمائی ہے اور آپ کے متعلق احادیث میں ہے کہ آپ ایک موقع پر خطبہ عید کے بعد عورتوں میں تشریف لے گئے۔ انہیں صدقہ و خیرات کی تلقین کی۔ حضرت بلالؓ چادر پھیلائے ہوئے تھے عورتیں ہاتھوں سے انگوٹھیاں اور کانوں سے بالیاں اتار اتار کر اس کپڑے میں ڈالتی گئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس غرض کے لئے "عید فنڈ" مقرر فرمایا ہے اور اس میں جماعت کے ہر کمانے والے فرد کو کم سے کم ایک روپیہ ادا کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس زمانہ میں معیار زندگی ترقی کر گیا ہے اور انفرادی آمدنوں میں خاص اضافہ ہو چکا ہے اس لئے عید فنڈ کی مقدار میں حسبِ حالات جتنی زیادتی ہو سکے کرنی چاہیئے۔

مرکز کی طرف سے یہ ہدایت ہے کہ بیرونی جماعتیں فطرانہ کی رقوم کا ½ حصہ اور مقامی جماعت یعنی حلقہ جات ربوہ فطرانہ کا ⅓ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کروائیں تا اسے حضور اقدسؒ کی نگرانی میں غرباء میں تقسیم کیا جائے، اگر کسی جماعت میں مستحقین کی تعداد کم ہو اور فطرانہ کی رقم کا کوئی حصہ بچ جائے تو وہ بھی مرکز میں بھجوایا جائے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

عید چونکہ خوشی کا دن ہے اس لئے زائد عبادت کے علاوہ اپنے ملک اور رواج کے مطابق خوشی کے دوسرے مواقع (کھیلیں اور دعوتیں وغیرہ) پیدا کئے جائیں تو عین مناسب ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسا کیا جاتا تھا چنانچہ ایک عید کے موقع پر حبشیوں نے اپنے بعض کھیلوں کا مظاہرہ کیا جو نہ صرف آپ نے خود دیکھا بلکہ حضرت عائشہؓ کو بھی دکھایا۔

ہر اسلامی عبادت کو اس کی شرائط و آداب کے مطابق اور محض اللہ تعالےٰ کی رضا کی خاطر ہی ادا کیا جائے تو انسان کے لئے مفید و بابرکت ثابت ہو سکتی ہے اس لئے احباب عید کے موقع پر ان ہدایات پر عمل کرنے کی پوری پوری کوشش کریں جو اسلام نے اس کے متعلق دی ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمارے ابتلاؤں اور غموں کو جو ہمارے حبوں کو عید اور ہماری خوشی کو   کرنے والے ہیں دور کرے اور ہم میں سے ہر ایک کو حقیقی خوشی میسر ہو۔ اور وہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم نہ صرف اپنے لئے عید منائیں بلکہ دوسروں کے لئے بھی جو مصائب اور دکھوں میں گرفتار ہیں۔ عید کا سامان مہیا کر دیں۔

آمین

جدید فیشن کے مطابق سونے اور چاندی کے خوشنما
ٹی سیٹ و برتن
کیلئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور فون ۵۲۶۲۳

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
پاک ٹمبر ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور فون ۶۲۶۱۸
کو ہمیشہ یاد رکھیں

پرانی لا علاج امراض
کی کیورز (CURES) کے نتائج
مکرم ماسٹر عبدالقیوم صاحب بمقام کھوارڈی ضلع ہزارہ لکھتے ہیں "ہمارے گاؤں کے ایک آدمی نے آپ کی کمپنی سے بواسیر کے لئے دوائی پائلز کیور (PILES CURE ہومیو) منگوا کر استعمال کی جس سے وہ بالکل صحت یاب ہو گیا" بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ کیور لٹریچر مفت طلب کریں مثلاً دردوں کے لئے پینز کیور دمہ کے لئے استھما کیور وغیرہ فی کیور مکمل کورس ۱۰/-
کیورز ہومیو پیتھک کمپنی رجسٹرڈ لاہور، کراچی۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھک کمپنی ربوہ فون نمبر ۶۰۶/۹

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل روزنامہ سے خط و کتابت کریں۔

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۲۰ روپے — نور نظر — اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے — خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون نمبر ۵۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارضِ بلال رضؓ سے نووارد احمدی ڈاکٹر کا ایک خط

"اللہ تعالیٰ کے بندوں کی خدمت میں مجھے لذت ہی لذت محسوس ہوتی ہے"

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس نصرت جہاں - ربوہ)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منشاءِ الٰہی کے مطابق مجلس نصرت جہاں کو قائم کر کے احمدی ڈاکٹروں سے اپیل کی کہ وہ ارضِ بلال رضؓ میں جا کر طبّی خدمات سر انجام دیں۔ اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دُنیا کے مختلف حصوں میں آباد احمدی ڈاکٹروں نے اپنی خدمات پیش کیں اور اب وہ بحمد اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں حسبِ ضرورت افریقہ میں پہنچ کر بنی نوع انسان کی خدمت میں مشغول ہیں۔

حال ہی میں مکرم میجر ڈاکٹر محمد خاں صاحب آف عدن گیمبیا تشریف لے گئے ہیں اور ملک کے دار الخلافہ بانجل سے بائیس میل جانبِ جنوب ایک معروف قصبہ بریکامہ میں احمدیہ میڈیکل سنٹر کا اجراء کیا ہے۔ مکرم میجر ڈاکٹر محمد خاں صاحب کا تعلق پاکستان کے ضلع گجرات کی تحصیل کھاریاں سے ہے لیکن عرصہ دراز سے آپ مستقل طور پر عدن میں مقیم ہیں۔ آپ کی شادی بھی وہاں پر ہی ایک احمدی عرب خاندان میں ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام اپنے خط مورخہ ۱۳/۹/۷۴ میں بریکامہ میڈیکل سنٹر کے اجراء کے ابتدائی حالات تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"پیارے آقا بریکامہ میں احمدیہ میڈیکل سنٹر حضور کی دعاؤں کی بدولت کھلتے ہی کامیابی سے چلنے لگا ہے۔ پندرہ دن میں مَیں نے دو صد نئے بیماروں کا علاج کیا ہے۔ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ تمام لوگ خوش نظر آتے ہیں میں نے تا حال کوئی VISITING HOURS (اوقاتِ کار) مقرر نہیں کئے جب کوئی بیمار آئے مَیں خدمت کے لئے حاضر ہو جاتا ہوں خواہ مجھے نیند سے ہی اٹھنا پڑے۔ بہر حال خدمتِ خلق کے لئے تو یہاں آیا ہوں پھر خادم کو اپنے آرام کو ترجیح دینا واجب نہیں بنتا اور مَیں اسی اصول پر عمل پیرا ہوں۔ دوسرے ہر ایک سے انسانی محبت کا اظہار کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی خلق کو اس کے عیال قرار دیا گیا ہے اور مَیں اس کے عیال کی محبت اور تندہی سے خدمت نہ کروں تو سراسر تقصیر ہوگی۔ پھر یہ مرتبہ کہ مَیں اللہ کا پرسنل فزیشن ہوں (آنے سے پہلے مجھے خواب میں چھاتی پر بائیں جیب سے اُوپر "SULTAN'S OWN PERSONAL PHYSICIAN" لکھا ہوا دکھایا گیا تھا۔ جائے فخر ہے کہ بحمد اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی خدمت میں اب مجھے لذت ہی لذت محسوس ہوتی ہے اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پرسنل فزیشن کو اپنی شان کے مطابق شاندار محل رہنے کو آتے ہی دے دیا ہے۔ پھر اس ذاتِ پاک نے آتے ہی اپنے بندوں کا رجوع میری طرف پھیر دیا ہے۔ اگرچہ یہ ایام HUNGER SEASON (قحط سالی کا زمانہ) کہلاتے ہیں اور بریکامہ میں کامیابی کے بارے میں لوگ کچھ شک و شبہ کے خیالات بیان کر رہے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے خیبۃ الامل سے بچا لیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بریکامہ کے سنٹر کو ملک میں پہلے سے قائم تمام میڈیکل سنٹروں سے زیادہ مقبول بنائے۔ آمین شفا تو وہی دینے والا ہے مَیں کیا چیز ہوں ابھی تک دوائیوں کا سٹاک بھی میرے پاس نہیں اِدھر اُدھر سے لے کر گزارہ کر رہا ہوں تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگ شفا پاتے جا رہے ہیں۔

پیارے آقا یہ تو ہوا احمدیہ میڈیکل سنٹر کا میڈیکل کام۔ ساتھ ساتھ لوگوں کو مناسب طریقے سے تبلیغ کرنے کی کوشش بھی کرتا ہوں۔ اِس سلسلہ میں مَیں نے رات کے آٹھ بجے قرآن کلاس کا افتتاح کیا ہوا ہے۔ چند ایک غیر احمدی دوست آجاتے ہیں۔ انگریزی کی تفسیر صغیر کا درس ہر روز ہو جاتا ہے۔ میں ساتھ ساتھ قرآنی مطالب کو تفصیل سے ذہن نشین کراتا ہوں۔ ایک مسٹر JASSEY ہیں جنہوں نے ایک دن بھی ناغہ نہیں کیا۔ قرآن مجید کو پڑھنے اور سمجھنے کا بہت شوق رکھتے ہیں۔ ایک مسٹر LAMIN LONMAY ہیں۔ نوجوان ہیں جلد ہی کورس پر شاید غانا یا نائجیریا جانے والے ہیں۔ ایک اور دوست بھی آتے ہیں اپنا سٹاف بھی ہوتا ہے اس طرح سے تھوڑا سا مجمع ہو ہی جاتا ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس میں برکت ڈالے اور مجھے اِس رنگ میں بھی مفید وجود بننے کی توفیق دے۔ آمین"

درخواستِ دعا

خاکسار کے والد محترم چوہدری رفیق احمد صاحب کے دونوں ہاتھوں پر چنبل کے دانے نکلے ہوئے ہیں بعد علاج کے باوجود افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب جماعت سے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(شفیق احمد قیصر گجر کھڈہ ملتان چھاؤنی)

سرگودہا میں پولیس کی موجودگی میں آتشزنی اور لوٹ مار افسوسناک ہے

پنجاب کے انسپکٹر جنرل پولیس راؤ عبد الرشید کا بیان

پنجاب کے انسپکٹر جنرل پولیس راؤ عبد الرشید نے ۷ر اکتوبر کو شیخوپورہ میں پولیس کے افسروں اور جوانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا:-

"کوئی پاکستانی کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو اس کے مال و جان کی حفاظت پولیس کا فرض ہے۔ اِس سلسلہ میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کی جا سکتی۔ انہوں نے کہا کہ سرگودہا کے واقعات ناقابلِ فہم ہیں۔ پولیس کی موجودگی میں آتشزدگی اور لوٹ مار کس طرح ممکن ہے! نہایت افسوسناک بات ہے کہ پولیس کے ہوتے ہوئے لوگ آگ لگاتے رہے اور فائر بریگیڈ کو کام کرنے سے روکا گیا مگر پولیس نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ ہم نے اپنے فرائض صحیح طور پر انجام نہ دئے تو پنجاب پولیس کا وقار ختم ہو جائے گا"
(روزنامہ مشرق لاہور ۸ر اکتوبر ۱۹۷۴ء صفحہ اوّل)

تجاویز برائے جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے ایام اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریب آ گئے ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات کو بہتر بنانے کے لئے اگر کوئی تجویز ان کے مدِّنظر ہو تو خاکسار کو تحریری طور پر بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

دُعائے مغفرت

ہمارا نہایت عزیز بھائی عبد المنان (داماد محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل) ۳ر اکتوبر کو بعارضہ قلب بعمر ۴۳ سال لندن میں وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہم سب بہن بھائی قارئین کرام سے عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے۔ آمین۔ نیز معصوم بچوں (بعمر گیارہ سال و نو ماہ) اور سوگوار بیوہ کا پردیس میں ہر طرح حافظ و ناصر رہے۔ آمین

خاکسار بشریٰ البشیر لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ)

ٹینڈر مطلوب ہیں

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ۱۳۵۳ ہش/۱۹۷۴ء کے موقع پر مندرجہ ذیل کی سپلائی کے لئے ٹینڈر مطلوب ہیں۔

(۱) بڑا گوشت
(۲) چھوٹا گوشت

اوقاتِ دفتر میں شرائط وغیرہ دفتر جلسہ سالانہ سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔

ٹینڈر داخل کرنے کی آخری تاریخ ۱۲ر اخاء ۱۳۵۳ ہش (اکتوبر ۱۹۷۴ء) ہے۔

(ناظم سپلائی جلسہ سالانہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید الفطر کی نماز کا وقت نیزہ بھر سورج اوپر آجانے سے لیکر زوال آفتاب تک رہتا ہے۔ یہ مسنون طریق ہے کہ عید الفطر عید الاضحیٰ کی نسبت دیر سے پڑھی جاوے کیونکہ اس عید کے لئے آنے سے پہلے کچھ نہ کچھ کھا کر آنا چاہیئے اس لئے لوگوں کو جمع ہونے میں دیر لگ جاتی ہے نیز خالی پیٹ نہ ہونے کی وجہ سے لوگ عید کی نماز کے لئے انتظار کر سکتے ہیں اور انتظار کی گھڑیوں کو ذکر الٰہی میں خرچ کر کے عند اللہ ثواب کے مستحق ہو سکتے ہیں اس کے خلاف عید الاضحیٰ کیلئے مسنون طریق یہ ہے کہ نماز ادا کرنے کے بعد کچھ کھایا جائے بلکہ بہتر ہے کہ قربانی کا گوشت پکا کر کھایا جائے پھر قربانیوں کے لئے بھی جلدی ہوتی ہے اس لئے اس نماز کے لئے ارشاد نبوی ہے کہ اسے جلد ادا کیا جائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں عَجِّلِ الْاَضْحٰی وَاَخِّرِ الْفِطْرَ نماز عید الاضحیٰ جلد ادا کر لیا کرو اور عید الفطر کی نماز ذرا دیر سے ادا کرو۔

نماز عید کے لئے نہ تو اذان دی جاتی ہے اور نہ اقامت کہی جاتی ہے حضرت جابرؓ بن سمرہ فرماتے ہیں:۔

صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِیْدَیْنِ غَیْرَ مَرَّۃٍ وَّلَا مَرَّتَیْنِ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَۃٍ۔

(ترمذی و مسلم)

میں نے کئی عیدیں رسول اللہ علیہ وسلم کی معیت میں پڑھی ہیں ان کے لئے نہ تو اذان دی گئی نہ اقامت کہی گئی۔

بخاری میں حضرت ابن عباسؓ کی یہ روایت درج ہے کہ

لَمْ یَکُنْ یُؤَذَّنُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا یَوْمَ الْاَضْحٰی

نماز عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لئے اذان نہیں دی جاتی تھی۔

عید میں دو رکعت (نفل) ادا کی جاتی ہیں اور ان کا طریق یہ ہے کہ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ ثنا اور تعوذ کے بعد اور قرأت سے پہلے سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات کہی جائیں۔ ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ کانوں تک بلند کر کے سیدھے چھوڑ دیئے جائیں اور آخری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لئے جائیں۔

اس نماز سے قبل یا بعد اور کوئی نماز نہیں پڑھی جاتی یعنی عیدگاہ میں نماز کے موقع پر کوئی اور نماز نہیں پڑھی جا سکتی۔ بعد میں گھر واپس آکر انسان نوافل پڑھنا چاہے تو وہ ایسا کر سکتا ہے حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے لئے نکلے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور لَمْ یُصَلِّ قَبْلَھَا وَلَا بَعْدَھَا آپ نے ان سے پہلے یا بعد کوئی نماز ادا نہ کی۔ اور ابن ماجہ میں ہے

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّیْ قَبْلَ الْعِیْدِ شَیْئًا فَاِذَا رَجَعَ اِلٰی مَنْزِلِہٖ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید سے قبل کوئی نماز ادا نہ فرماتے ہاں گھر تشریف لے آتے تو دو رکعت نماز (نفل) ادا فرماتے۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد امام مقتدیوں کی طرف منہ کر کے خطبہ پڑھے جو موقع کے مناسب حال نصائح پر مشتمل ہو حضرت ابو سعید خدریؓ روایت فرماتے ہیں کہ:۔

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی اِلَی الْمُصَلّٰی فَاَوَّلُ شَیْءٍ یَبْدَاُ بِہِ الصَّلٰوۃُ ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَیَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰی صُفُوْفِھِمْ فَیَعِظُھُمْ وَیُوْصِیْھِمْ وَیَاْمُرُھُمْ فَاِنْ کَانَ یُرِیْدُ اَنْ یَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَہٗ اَوْ یَاْمُرُ بِشَیْءٍ اَمَرَ بِہٖ ثُمَّ یَنْصَرِفُ

(بخاری و مسلم)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روز عیدگاہ میں تشریف لے جاتے اور پہلے نماز پڑھتے پھر لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاتے لوگ صفوں میں بیٹھے رہتے۔ آپ لوگوں کو نصیحت فرماتے انہیں اپنے ارشادات سے نوازتے اگر کوئی لشکر فراہم کرنا ہوتا تو لشکر فراہم کرتے یا کسی اور امر سے متعلق حکم فرمانا ہوتا تو حکم فرماتے پھر واپس گھر تشریف لے جاتے

خطبۂ عید خطبہ جمعہ کی طرح دو حصوں میں پڑھا جاتا ہے دونوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھنا چاہیئے۔ دوسرا خطبہ جمعہ کے خطبہ ثانیہ کے مطابق ہوتا ہے۔

خطبہ عید نماز کا ایک حصہ ہے اسلئے اس کا سننا ضروری ہے اور مقتدیوں کو یہ سنے بغیر نہیں جانا چاہیئے خطبہ کے بعد اجتماعی دعا میں بھی شامل ہونا چاہیئے اس کے بعد گھروں کو جانا چاہیئے۔

عید اور اس قسم کے دوسرے اجتماعوں میں دوسروں کے آرام کا بہت خیال رکھنا چاہیئے آتے جاتے وقت یا ہجوم میں کسی دوسرے کو تکلیف نہ پہنچے کوئی ایسی چیز جس سے دوسروں کو تکلیف پہنچنے کا احتمال ہو ساتھ نہیں لے جانی چاہیئے۔ حضرت امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں "ما یکرہ من حمل السلاح فی العید"

زوجام عشق
طاقت کی مشہور دوا۔ مقوی اعصاب
مقوی اعصاب رئیسہ
قیمت مکمل کورس ۳۰ روپے
المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

سرزمین قادیان کا اولین دواخانہ
جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا
سنہ ۱۹۱۱ء سے آپکی جملہ طبی ضروریات بحسن پوری کر رہا ہے۔

دوائی خاص — زنانہ امراض کا واحد علاج — دس روپے
پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کا بھی علاج کیا جاتا ہے — زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے
زوجام عشق — طاقت کی لاثانی دوا — ساٹھ گولی پچیس روپے
حب اکسیر النساء — عورتوں کی جملہ بیماریوں کی دوا — ایک ماہ خوراک پانچ روپے
قدیمی ⬥ اولین ⬥ شہرہ آفاق — حب اٹھرا دحسرد — مکمل کورس بیس روپے
اولاد نرینہ — مجرب دوا — فی کورس پچیس روپے
حب مسان — سوکھے کی مجرب دوا — فی شیشی پانچ روپے
ہمارا اصول — صاف ستھرے اجزاء ⬥ دیانتدارانہ دوا سازی ⬥ عمدہ پیکنگ ⬥ مناسب قیمت ⬥ مخلصانہ مشورہ — اور — اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپکی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں
تریاق خاص — نوجوانوں کی صحت کا نگہبان — دس روپے
اکسیر — خوابی پیچیدگی کمزوری جسم اور اٹھرا کی دوا۔ دس روپے
معین الصحت — تلی بھوک کی خرابی جگر معدہ کی کا علاج — سولہ دن کی خوراک ۱۰/- روپے
تسہیل ولادت — پیدائش کی گھڑیوں کو آسان کرنیکی دوا تین روپے
مقوی دماغ گولیاں — ذہنی کام کرنیوالوں کی بہترین معاون فی شیشی دس روپے
مقوی طاقت معجون — دانتوں کی عمر اور صحت کیلئے۔ فی شیشی ایک روپیہ

حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
بالمقابل ایوان محمود ربوہ فون ۱۳۵ شاخ دھرم خانہ

ہو الشافی
پرانی لاعلاج امراض کی کیورز (CURES) کے نتائج
مکرم مبشر حسن صاحب راجہ چوک غلام محمد آباد لائلپور لکھتے ہیں "میں نے اپنے دوست کو نکسیر کے لئے EPISTAXIS CURE کیپسول دیئے جس سے بفضل اللہ مرض بالکل ختم ہوتی معلوم ہوتی ہے" بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ کیور و لٹریچر مفت طلب کریں مثلاً بواسیر کیلئے پائلز کیور دمہ کے لئے استھما کیور وغیرہ۔ فی کیور مکمل کورس -/۱۰
کیورز ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی ڈاکٹر لجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۴۰۶

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۲۵
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!